ہے کہ علم الاشیا کے متعلق انسان کی واقفیت جتنی بڑھے گی قرآن کے اِس طرح کے بیانات کا مطلب پہلے سے زیادہ صحیح طریقے سے سمجھ میں آتا چلا جائے گا۔ یہ کوئی احکام شرعیہ، یا امور اعتقادیہ نہیں ہیں جن میں سلف کا فہم زیادہ معتبر ہو۔ البتہ اُس کا وہ حصہ لائق اعتماد نہیں ہے جس میں انہوں نے اس آیت کا رشتہ بھی ڈاروینی نظریہ ارتقاء سے جوڑ دیا ہے۔ وہ ڈارونیت کے دلائل سے اس قدر مرعوب ہیں کہ علم جنین کے جو حقائق دراصل اِس نظریہ کی تردید کر رہے ہیں انہی کو وہ اس کے شواہد میں شمار کرتے ہیں۔

(۳) مفردات امام راغب اور اساس البلاغۃ قرآن کو سمجھنے میں ایک حد تک مدد تو ضرور دیتی ہیں لیکن بسا اوقات ان سے غلط تاویلات کے رستے پر بھی آدمی پڑ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن کی تاویل میں خود اپنا ایک مسلک رکھتے ہیں اور لغت کی تحقیق میں اپنے مسلک کے نظریات بھی داخل کر دیتے ہیں۔ اِس لئے جن لوگوں کا منبع علم انہی کتابوں تک محدود ہے وہ یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ ایک لفظ کی لغوی تشریح وہی کچھ ہے جو راغب اور زمخشری نے بیان کر دی ہے۔ میرے نزدیک اِس کے بجائے لسان العرب، تاج العروس، نہایہ ابن اثیر، قاموس، جمہرۃ ابن درید اور ابن جریر کی لغوی تحقیقات زیادہ لائق اعتماد ہیں، کیونکہ یہ لوگ لغت میں خالص لغت سے بحث کرتے ہیں، اپنے نظریات کو دخل نہیں دیتے۔

(۴) سونے چاندی کا صرف پہننا ہی ممنوع نہیں ہے بلکہ ان کے برتن استعمال کرنا بھی ممنوع ہے۔ اس لئے ان کے پاندان کے جائز ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ رہی گھڑی، تو اس کے اندر کسی پرزے میں سونا لگایا گیا ہو تو وہ جائز ہو سکتا ہے۔ مگر باہر بطور زینت جو سونا چاندی استعمال کیا گیا ہو وہ جائز نہیں ہے۔

(۵) یہ امر تحقیق طلب ہے کہ حرام چیزیں کیمیاوی ترکیبات میں شامل ہو جانے کے بعد بھی آیا اپنی اصل کو باقی رکھتی ہیں یا نہیں؟ اور اگر یہ اصل باقی نہیں رہتی بلکہ کیمیاوی ترکیب ان کی ماہیت تبدیل کر کے ان کو اور ان کے ساتھ ملنے والی دوسری اشیا کو بھی ایک نئی چیز بنا دیتی ہے، تو کیا وہ نئی چیز بھی اس بنا پر حرام ہوگی کہ اس کے اجزاء ترکیبی میں ایک حرام شے شامل تھی؟ یہ ایک دقیق مسئلہ ہے جس کو حل کرنے کے لئے ناگزیر ہے کہ پہلے مجرد ترکیب۔ اختلاط، آمیزش اور امتزاج کی نوعیت اور کیمیاوی ترکیب و تحول کی نوعیت کا فرق اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ نیز یہ بات بھی سمجھ لی جائے کہ کیمیاوی ترکیب سے اجزاء ترکیب کی انفرادی ماہیتوں میں جو تغیرات